رسائل و مسائل

مائدہ سماویہ کا نزول و عدم نزول

ملک غلام علی صاحب

سوال:۔ میں تفسیر تفہیم القرآن کا مطالعہ کرنے والا اور مولانا مودودی کی تصانیف کا شیدائی ہوں لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بالمشافہ ملاقات سے محروم ہوں۔

آپ کی توجہ تفہیم القرآن میں سورۃ المائدہ (آیت ۱۱۲) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اس آیت کی تشریح ابھی تک میری سمجھ سے بالاتر ہے اور میں نے اس بارے میں کئی رفقائے کار سے رابطہ قائم کیا لیکن کسی نے میری تشنگی نہ بجھائی۔ آیت:۔

هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء الخ

کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مائدہ نازل ہوا ہے یا نہیں، قرآن اور معتبر روایات اس بارے میں خاموش ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بعد میں تنبیہ عذاب کی وجہ سے انہوں نے اس مطالبہ سے روگردانی اختیار کی ہو۔ مجھے اس تفسیر سے مکمل اتفاق ہے۔ لیکن گزشتہ روز ایک مترجم قرآن مجید کے حاشیے میں میری نظر سے اس آیت کے بارے میں یہ روایت گزری۔

عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہیں کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ اس میں گوشت اور روٹی تھا۔ نزول کے بعد جن لوگوں نے ناحق شناسی کی وہ خنزیر اور بندروں کی شکل بن گئے۔ نیز یہ روایت ابن کثیر اور تفسیر "پشتو" میں بھی منقول ہے۔

عرض ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں مجھے مکمل جواب سے روشناس فرمائیں۔

جواب:۔ آپ نے تفہیم القرآن، سورۂ مائدہ کے تفسیری حاشیہ ۱۲۹ کو صحیح اور مکمل طور پر نقل نہیں کیا۔ اس کی عبارت حسب ذیل ہے۔

"قرآن اس باب میں خاموش ہے کہ یہ خوان فی الواقع اُتارا گیا یا نہیں۔ دوسرے کسی معتبر ذریعہ سے بھی اس سوال کا جواب نہیں ملتا۔ ممکن ہے کہ نازل ہوا ہو اور ممکن ہے کہ حواریوں نے بعد کی خوفناک دھمکی سن کر اپنی درخواست واپس لے لی ہو۔"

آپ نے اس پر اپنا اشکال پیش کیا ہے کہ ترمذی میں ایک روایت موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مائدہ نازل ہوا تھا جس میں گوشت اور رکھا تھا۔....... اس میں شک نہیں کہ سنن ترمذی، کتاب التفسیر میں ایسی حدیث مروی ہے جس کا متن یہ ہے:۔

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انزلت المائدۃ من السماء خبزاً ولحماً وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغدٍ فخانوا وادخروا ورفعوا لغدٍ فمسخوا قردۃ وخنازیر۔

(حضرت عمارؓ بن یاسر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان سے ایک خوان روٹی اور گوشت کا اترا تھا اور اہل کتاب کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس میں خیانت نہ کریں مگر انہوں نے خیانت کی اور دوسرے دن کے لیے بچا کر رکھا تو انہیں مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا گیا)۔

اس روایت کو نقل کر کے خود امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کو متعدد راویوں نے حضرت عمارؓ بن یاسر سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ یعنی ان کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں ہے۔ صرف ایک راوی حسن بن قزعہ نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان روایات میں سے ایک کی سند امام ترمذی نے سعید بن ابی عروبہ تک بیان کی ہے اور پھر فرماتے ہیں:۔

عن سعید ابن ابی عروبہ نحوہ ولم یرفعہ وھذا اصح من حدیث الحسن بن قزعہ ولا نعلم للحدیث المرفوع اصلاً۔

(سعید بن ابی عروبہ سے اسی مضمون کی روایت مروی ہے جسے انہوں نے آنحضورؐ تک مرفوع نہیں کیا۔ یہ حسن بن قزعہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اس طرح کی حدیث مرفوع کی کوئی اصل

ہمیں معلوم نہیں ہے)۔

امام ترمذی کی اپنی تنقید سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ آسمان سے مائدہ نازل ہونے والی روایت کی سند جس صحت کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر تک پہنچتی ہے، اس صحت و قوت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔ ترمذی کے بعض نسخوں میں ھذا حدیث غریب کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ مثلاً تحفۃ الاحوذی بشرح ترمذی مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری میں یہ الفاظ مطبوعہ ہیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اس تفسیری روایت کی نسبت قطعیت کے ساتھ ثابت ہوتی تو یہ مسئلہ مختلف فیہ نہ ہوتا کہ مائدہ نازل ہوا یا نہیں، لیکن تقریباً تمام مفسرین نے ۔ ۔ ۔ اس آیت کے تحت مختلف اقوال نقل کیے ہیں، جو نزول اور عدم نزول دونوں کے حق میں ہیں۔ چنانچہ تفسیر طبری میں بیان الخلاف فی المائدۃ نزلت ام لا وما ھی۔ (اس اختلاف کا بیان کہ مائدہ نازل ہوا یا نہیں اور وہ کیا تھا؟) کے تحت ہر دو گروہوں کے متعدد اقوال منقول ہیں۔ مائدہ نازل ہونے کی تائید میں وہ روایت بھی اسی سند کے ساتھ موجود ہے جو جامع ترمذی میں مرفوعاً مروی ہے اور دوسری روایات بھی ہیں جو حضرت عمار پر موقوف ہیں۔ پھر حضرت حسن بصری، مجاہد سے وہ روایات منقول ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مائدہ نہیں اُتارا گیا اور جب انہیں کفرانِ نعمت پر عذاب کی وعید سنائی گئی تو حواری اپنے مطالبے سے دست بردار ہو گئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے مائدہ نازل نہیں فرمایا۔ ابن کثیرؒ نے دوسرے گروہ کے بارے میں لکھا ہے:

> "اس کے قول کو اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ عیسائیوں کے ہاں نزول مائدہ کی خبر متعارف نہیں اور یہ اُن کی کتاب میں بھی مذکور نہیں۔ اگر مائدہ اُتارا گیا ہوتا تو یہ واقعہ ایسا تھا کہ اس کے نقل ہونے کے اسباب و دواعی وافر تھے اور ان کی کتاب میں تواتر سے اس کا بیان موجود ہوتا، یا کم از کم روایات آحاد ہی ہوتیں، واللہ اعلم"

بعض تفاسیر مثلاً زاد المسیر ابن جوزی میں حضرت مجاہد تابعی کا قول یوں منقول ہے کہ حواریوں کو مائدہ کی جھلک دکھائی گئی تھی اور بتایا گیا کہ اس کے بعد کفر پر عذاب نازل ہو گا تو انہوں نے اس ذمہ داری سے انکار کیا، چنانچہ خوان نازل نہیں ہوا (عرضھا علیھم واخبرھم انہ العذاب ان کفروا فابوھا فلم تنزل)۔ اس قول کا حاصل بھی یہی ہے کہ نزول مائدہ نہیں ہوا اور نزولِ عذاب کی

نوبت بھی نہیں آئی۔

بہر حال دونوں طرح کے اقوال مروی ہیں، اگرچہ جمہور مفسرین نے ترجیح نزول مائدہ والے قول کو دی ہے۔ تاہم اپنے استدلال میں حدیث مرفوع پر انحصار کرنے کے بجائے انہوں نے قرآن مجید سے بالواسطہ استنباط کیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جب فرمادیا کہ: اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ (میں اسے تم پر اُتاروں گا) تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہاں جو مشروط انداز قرآن مجید میں اختیار کیا گیا ہے درحقیقت اس سے مقصود تخویف وتنبیہ اور وعید و ترہیب ہے کہ یہ لوگ ایسے بے جا مطالبات سے باز آجائیں۔ ورنہ اللہ کے لیے ان کا پورا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس ارشادِ ربانی کو جو نزولِ مائدہ سے متعلق ہے، پورے سلسلۂ بیان اور سیاقِ کلام میں دیکھنا چاہیے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ کا رب ہم پر آسمان سے ایک خوانِ نعمت اُتار سکتا ہے؟ اُن کی دلجوئی اور اطمینان کے لیے حضرت عیسیٰؑ نے دُعا مانگی جس کے جواب میں فرمایا گیا کہ ہمارے لیے یہ مطالبہ پورا کرنا نہایت آسان ہے۔ اُتارنے کو تو ہم اپنی قدرتِ کاملہ سے جب چاہیں ایسا مائدہ اُتار دیں گے مگر اس کے بعد جو ناشکری کرے گا اُسے ایسا عذاب ہوگا جو اپنی مثال آپ ہوگا۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یہ مطالبہ حواریوں کی طرف سے تھا، جو گنتی کے چند افراد تھے۔ ترمذی کی روایت اور دوسری روایات جن میں نزول مائدہ کے بعد اُن کے کافرانہ رویے کا ذکر ہے۔ اُن میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان میں سے کتنے افراد نے کفر کیا۔ ظاہر الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب نے یا اکثریت نے ایسا کیا ہوگا۔ اور بندر اور خنزیر بنا دیے گئے۔ اگر ایسا ہو تو نزولِ مائدہ کا دن اُن کے لیے یوم عید نہیں ہوسکتا تھا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ کی دُعا کا مقتضیٰ تھا بلکہ وہ اُن کے لیے یوم ماتم ہوتا۔ اور حضرت عیسیٰ کے رفقاء اگر ایسی کوتاہی کے مرتکب اور ایسی سخت سزا کے مستحق بنتے تو انہیں وہ ایمان، ثابت قدمی اور غلبہ کیسے نصیب ہوتا جو تاریخ سے ثابت ہے اور جس کی تصدیق خود قرآن مجید سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو بقیہ بنی اسرائیل کے کفر کے بالمقابل حواریوں کے مسلمان اور انصار اللہ ہونے کی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے:

قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (آل عمران-۵۳)

(حواریوں نے جواب دیا "ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، گواہ رہ کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے والے) ہیں۔ مالک جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اُسے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے)۔

پھر فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۔　(الصف - ۱۴)

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا "کون ہے اللہ کی طرف (بلانے میں) میرا مددگار"؟ اور حواریوں نے جواب دیا تھا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار" اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا۔ پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے)۔